72404 ـ ادھار سونا فروخت كرنے والى كمپنى ميں ملازمت كرنا

سوال

ميں سونے كى ڈھلائى اور تجارت كرنے والى كمپنى ميں ملازمت كرتا ہوں، ميرا كام كمپنى كى نمائندگى كرنا ہے، ليكن يہ كمپنى سونا ادھا فروخت كرتى ہے، ليكن اس كا ريٹ ادائيگى كے وقت كا ہوتا ہے (ادائيگى كے وقت ماركيٹ ريٹ) يعنى جو گاہك ايك كلو سونا لے وہ ايك كلو سونا اور اس كى اجرت كا مقروض ہوتا ہے، اور جب وہ اس كى ادائيگى كريگا يا تو ايك كلو سونے كى سلاخيں اور ان كى اجرت، يا پھر ايك كلو سونے كى قيمت اور اجرت ادا كريگا.
اور اسى طرح ہم تيار شدہ سونا بھى فروخت كرتے ہيں جو زركون كے نگينوں پر مشتمل ہوتا ہے ليكن يہ بھى سونے كے ريٹ پر ہى، يہ علم ميں رہے كہ يہ ظاہر اور واضح ہوتا ہے، اور گاہك كو بھى اس كا علم ہوتا ہے، اس تجارت اور اس كمپنى ميں ميرى ملازمت كا حكم كيا ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اللہ تعالى سے ہمارى دعا ہے كہ وہ آپ كے مال ميں بركت كرے، اور آپ كو يہ سوال اور رزق حلال تلاش كرنے كى كوشش كرنے پر جزائے خير عطا فرمائے.

دوم:

آپ كا سوال چار مسائل پر مشتمل ہے:

پہلا مسئلہ:

سونا ادھار يا قرض كے ساتھ فروخت كرنا، اور اس كى صورت يہى ہے جو آپ نے بيان كى ہے كہ: گاہك سونا لے اور پھر بعد ميں اتنا ہى سونا يا نقدى، يا نقدى اور سونا دونوں كى ادائيگى كرے، اور يہ سب كچھ جائز نہيں؛ كيونكہ سونے كى سونے كے ساتھ، يا سونے كى نقدى كے ساتھ خريد و فروخت ميں شرط يہ ہے كہ وہ نقد ہو، يعنى ہاتھوں ہاتھ اسى وقت، اور سودا طے ہونے والى مجلس سے كوئى ايك چيز بھى ليٹ نہ ہو، كيونكہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" سونا سونے کے بدلے، اور چاندی چاندی کے بدلے، اورگندم گندم کے بدلے، اور جو جو کے بدلے، اور کھجور کھجور کے بدلے، اور نمك نمك کے بدلے، ايك جيسا اور برابر برابر، اور ہاتھوں ہاتھ ہو، تو اگر يہ چيزيں مختلف ہو جائيں تو پھر اگر نقد ہوں تو تم جس طرح چاہو فروخت كرو "

صحیح مسلم حدیث نمبر (2970).

تو سونے کی سونے کے ساتھ فروخت میں دو شرطیں ہونا ضروری ہیں: کہ وہ مقدار میں برابر ہو، اور سود طے ہونے والی مجلس میں ہی قبضہ میں لیا جائے.

اور سونا چاندی یا اس کے قائم مقام مثلا نقد رقم وغیرہ کے ساتھ فروخت کرنے میں ایك شرط ضروری ہے وہ یہ کہ سودا طے ہونے والی مجلس میں ہی سونا لیا جائے، لیکن اس مجلس سے ادائیگی میں تاخیر کرنی یہ ادھار سود ہوگا، اور بعض اوقات تو زیادہ سود بھی ہو گا جبکہ سونا زیادہ دیا جائے، یا سونا تو برابر ہو لیکن اس کے ساتھ زیادہ نقدی بھی دی جائے.

مستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

جب انسان تیار شدہ سونا کسی دوسرے کو فروخت کرے، اورگاہك کے پاس قیمت کا کچھ حصہ یا ساری قیمت ہی نہ ہو، اور نہ ہی کچھ ایام کے بعد یا مہینہ یا دو ماہ کے بعد تو کیا یہ جائز ہے یا نہیں ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

" اگر تو وہ قیمت جس سے تیار شدہ سونا خریدا گیا ہے سونا یا چاندی یا ان کے قائم مقام کاغذی نقدی، یا دستاویز ہو تو یہ جائز نہیں، بلکہ یہ حرام ہے؛ کیونکہ اس میں ربا النسیئۃ یعنی ادھار سود ہے، اور اگر خریداری سامان مثلا کپڑے، یا غلہ، یا کسی اور چیز کے ساتھ ہو تو پھر قیمت میں تاخیر کرنی جائز ہے " انتہی.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (13 / 466).

آپ مزید تفصیل معلوم کرنے کےلیے سوال نمبر (22869) اور (65919) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

دوسرا مسئلہ:

اور سونا سونے اور اس کی تیاری کی اجرت کے ساتھ فروخت کرنا یہ بھی حرام ہے، سونا سونے کے ساتھ فروخت

کرنے میں واجب اور ضروری یہ ہے کہ مجلس عقد میں ہی سونا اپنے قبضہ میں کیا جائے، اور ہر قسم کی صناعت کے قطع نظر اس کا وزن ایك جیسا، اور مجلس عقد میں ہی اپنے قبضہ میں کرنا ضروری ہے.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (74994) کے جواب کا مطالعہ کریں.

تیسرا مسئلہ:

زرکون کے نگینہ جڑا ہوا سونا سونے کے ریٹ پر ہی فروخت کرنا: اس میں تفصیل درکار ہے:

اگر تو یہ سونا چاندی یا کاغذ کے نوٹوں کے ساتھ فروخت کیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں، جب کہ یہ ظاہر اور آنکھوں کے سامنے ہو اور گاہك کو اس کا علم ہو، جیسا کہ آپ نے ذکر کیا ہے.

اور اگر یہ سونا سونے کے ساتھ فروخت کیا جائے تو پھر ان نگینوں کو علیحدہ کرنا ضروری ہے، تا کہ سونے کی مقدار کا علم ہو جائے، اور سونا سونے کے برابر ہو سکے.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (36762) کے جواب کا مطالعہ کریں.

چوتھا مسئلہ:

اس کمپنی میں ملازمت کرنے کا حکم:

اور یہ مندرجہ بالا اشیاء پر مبنی ہے، تو اگر کمپنی سودی کاروبار کرتی ہے، اور شرعی احکام پر عمل پیرا نہیں ہوتی تو اس کمپنی میں ملازمت کرنا جائز نہیں، کیونکہ اس میں حرام کا ارتکاب، یا حرام کام میں اعانت ہوتی ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

سونے کی ان دوکانوں پر جو غیر شرعی لین دین کرتے ہیں چاہے وہ سودی لین دین ہو یا حرام کردہ حیلہ بازی، یا دھوکہ دہی، یا دوسرے غیر مشروع معاملات یہاں ملازمت کرنے کا حکم کیا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" سودی معاملات کرنے والوں، یا دھوکہ دہی سے کام لینے والوں، یا اس طرح کے دوسرے حرام کام کرنے والوں کے پاس ملازمت کرنی حرام ہے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور تم گناہ اور ظلم و زیادتی میں ایك دوسرے کا تعاون نہ کرو المآئدۃ (2).

اور اس لیے بھی کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے یہ فرمایا ہے:

اور اللہ تعالی تمہارے پاس اپنی کتاب میں یہ حکم نازل کر چکا ہے کہ جب تم کسی مجلس والوں کو اللہ تعالی کی آیتوں کے ساتھ کفر کرتے اور مذاق اڑاتے ہوئے سنو تو اس مجمع میں ان کے ساتھ نہ بیٹھو! جب تك کہ وہ اس کے علاوہ اور باتیں نہ کرنے لگیں، ورنہ تم بھی اس وقت انہی جیسے ہو، یقینا اللہ تعالی تمام کافروں اور سب منافقوں کو جہنم میں جمع کرنے والا ہے النساء (140).

اور اس لیے بھی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تم میں سے جو کوئی بھی کسی برائی کو دیکھے تو وہ اسے اپنے ہاتھ سے تبدیل کرے، تو اگر اس میں اس کی استطاعت نہ ہو تو اسے اپنی زبان سے روکے، اور اگر اس کی بھی طاقت نہ رکھے تو پھر اپنے دل سے "

اور ان کے پاس ملازمت کرنے والا شخص نہ تو اسے اپنے ہاتھ سے روکتا ہے، اور نہ ہی اپنی زبان سے، اور نہ ہی اپنے دل سے، تو اس طرح وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نافرمان ہو کر گنہگار ٹھہرےگا " انتہی.

دیکھیں: فقہ و فتاوی البیوع صفحہ نمبر (392).

واللہ اعلم .